تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ

بیرون ہند

اخبار

الفضل

ہفتہ میں دو بار

ایڈیٹر: غلام نبی ❊ اسسٹنٹ: مہر محمد خان

جلد ۱۱	مطابق ۲۴ جمادی الآخر ۱۳۴۲ھ	یوم جمعہ	مورخہ یکم فروری ۱۹۲۴ء	نمبر ۶۰

مدینۃ المسیح (علیہ السلام)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بخیر و عافیت ہیں۔

۲۸ جنوری کو جزیرہ سماٹرا سے چار اور طالب علم حصول تعلیم کے لئے آئے ہیں۔

۳۰ تاریخ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ضلع گورداسپور تشریف لائے۔ مدرسہ احمدیہ۔ احمدیہ ہاسٹل اور ہائی سکول کا معائنہ فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے ملاقات کی۔

صیغہ تعلیم و تربیت کی اطلاع مظہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کشتی نوح اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا امتحان ۱۰ اپریل میں مجلس مشاورۃ کے موقعہ پر ہوگا۔ احمدیہ مدارس کے مدرسین کے لئے اس کی خصوصیت بھی امتحان میں رکھی گئی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ ❊

سانڈھن میں آریوں کی تازہ ناکامی

ضلع آگرہ میں سانڈھن ایک گاؤں ہے۔ جو اس علاقہ میں ملکانہ قوم کا بڑا مرکز ہے۔ آریہ لوگوں کے ابتدا سے اس پر دانت تھے۔ کیونکہ ان کا خیال تھا کہ یہ گاؤں اشدھ ہو جائے۔ تو اس کے گرد و نواح کے دیہات بھی اس کی تقلید میں ضرور اشدھ ہو جائینگے۔ اپنے اس ناپاک مقصد کے حصول کے لئے وہ کسی ناجائز سے ناجائز طریقے کو بھی عمل میں لانے سے دریغ نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ ان کی ناواجب اور خلاف امن سرگرمیوں کو دیکھ کر حکام نے نہایت دانشمندی سے اس گاؤں میں دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری نافذ کر دی۔ جس کے رُو سے گاؤں کے حدود میں کہیں پانچ افراد سے زیادہ لوگ یکجا جمع نہیں ہو سکتے آریوں نے خدا جانے کتنی مدت کی خفیہ جد و جہد کے بعد اور کس کس قسم کے لالچ دیکر وہاں کے تین شخصوں کو اشدھی کیلئے تیار کیا۔ جنہیں سے ایک نوجوان تو محض اپنے باپ کے ڈر سے شامل ہوا۔

سنا گیا ہے۔ کہ آریوں نے اس اشدھی کو حسب عادت ناواجب شہرت اور وقعت دینے کے لئے گاؤں کے بعض لوگوں کی طرف سے اس بات کی درخواست دلا دی۔ کہ اشدھی کرنے کے لئے دفعہ ۱۴۴ چند روز کے لئے معطل کر دیا جائے۔ اس سے گاؤں کے مسلمانوں میں سخت جوش پھیل گیا۔ چنانچہ نمبرداروں نے بذات خود کلکٹر صاحب سے ملکر اشدھی کے موقعہ پر بلوہ کا اندیشہ ظاہر کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ نہ صرف پہلی پابندیاں ہی قائم رہیں۔ بلکہ ایک یورپین افسر کی زیر نگرانی ایک دستہ مسلح پولیس کا بھی بھیجا گیا۔ جس نے نہایت قابل تعریف طریقہ سے سوامی شردھانند کے امن شکن چیلوں کو گاؤں کے اندر ناپاک ارادوں سے داخل ہونے سے روک دیا۔ اور ہر طرح سے امن قائم

رکھنے کی کوشش کی ۔ ورنہ گاؤں کے چھوٹے بڑے تمام غیرت اسلامی سے بھرے ہوئے ان حملہ آوروں کے خلاف سخت مشتعل ہو رہے تھے ۔ صاحب بہادر کے اس حسن انتظام کے ہم بہت مشکور ہیں ؛

چونکہ آریوں نے اس اشدھی کے لئے ایسے وسیع پیمانہ پر تیاریاں کی ہوئی تھیں ۔ جو سینکڑوں آدمیوں کے مجمع کے لئے کافی ہوں ۔ اس لئے اشدھ ہونیوالوں کی اس قلیل تعداد سے انہیں سخت مایوسی ہوئی ۔ اور گاؤں کے باشندوں کی طرف سے متفقہ طور سے سخت مخالفت اور منافرت کی وجہ سے انہیں بہت ذلت اور ندامت اٹھانی پڑی ۔ آخر اپنی ناکامی کو چھپانے کے لئے آریہ پرچارکوں نے گجادھر اور بھوری سنگھ پسران حکمی کو بڑھ بڑھ کر اور طرح طرح کے لالچ دلا کر ان کے سامنے ہاتھ جوڑ جوڑ کر پاؤں پڑ پڑ کر یہ درخواست کی کہ اس وقت لاج رکھ لیجئے ۔ اس طرح وہ ان کی ان چالوں سے متاثر ہو کر صرف زنار پہننے پر راضی ہو گئے ؛

تاہم ان کی ناکامی اور نامرادی کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جا سکتا ہے ۔ کہ اس اشدھی کی رسم کے بعد معاً اشدھ شدہ گجادھر کے لڑکے نے اپنا زنار توڑ کر اپنے جوتے سے باندھ لیا ۔ اور آریوں کے رپورٹر کو دکھا کر کہنے لگا ۔ مہربانی کر کے ذرا اسے بھی اپنی رپورٹ میں درج کر لیجئے ۔ اور اس کے صرف ایک گھنٹہ بعد ہمارے مبلغین کے ساتھ ملکر نماز باجماعت ادا کی ۔ باقی دو کے متعلق بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنے کئے پر بہت پشیمان ہیں ۔ اور اُمید کی جاتی ہے ۔ کہ آریوں کا دیا لیا ذرا ہضم کر کے بہت جلد اشدھی سے تائب ہو جائینگے ؛

اللہ تعالیٰ آریوں کے حال پر رحم کرے ۔ اور انہیں سمجھ عطا فرمائے ۔ کہ وہ اپنی ان ناواجب حرکات سے باز آئیں ۔ اور اشدھی کے ناپاک کانٹے بو بو کر ہندوستان کی تمدنی اور روحانی حالت کا ستیاناس نہ کرتے پھریں ؛

چودھری عبد اللہ خان حبشی بی اے ۔ بی ٹی
امیر المجاہدین احمدیہ دار التبلیغ ۔ آگرہ

مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث کے الارم کا جواب

اہلحدیث ۱۸ر جنوری ۱۹۲۳ء کے صفحہ ۱۳ کالم ۲ میں "قادیانی اُمت کو الارم" کے عنوان سے مولوی ثناء اللہ صاحب نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے رسالہ "شہادات مرزا" نام انعامی ایک ہزار اکتوبر گذشتہ میں شایع کیا تھا ۔ جس کے جواب کے لئے چھ ماہ کی مدت مقرر تھی ۔ ہم نے تو اس رسالہ کو ایسا ہی سمجھا تھا ۔ جیسی مولوی ثناء اللہ صاحب کی اکثر لغو تحریرات ہوتی ہیں ۔ مگر اخبار اہلحدیث کے نوٹس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ اس رسالہ کو خاص اہمیت دیتے ہیں ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کا فرض تھا ۔ کہ اگر یہ رسالہ ان کی نظر میں خاص اہمیت رکھتا تھا تو وہ بذریعہ رجسٹری کسی کے پاس قادیان میں بھی بھیجتے ۔ چونکہ ہم نے وہ رسالہ نہیں دیکھا ۔ اور معلوم نہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس میں کیا کچھ تحریر کیا ہے ۔ اسلئے سر دست ہماری طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب کے نوٹس کا یہی جواب ہے ۔ کہ وہ رسالہ "شہادات مرزا" کی ایک کاپی میرے نام بعینہ رجسٹری بھیجدیں ۔ اور جواب کے لئے جو میعاد چھ ماہ انہوں نے مقرر کی ہے اسکی ابتدا اس تاریخ سے شروع ہوگی ۔ جس تاریخ ان کا رسالہ ہم کو ملیگا ۔

آپکا پرانا خدمتگذار ۔ خاکسار قاسم علی ایڈیٹر فاروق قادیان

تحقیقاتی کمیشن کی منظوری

مولوی سید عبد الحی صاحب نائب ناظم جمعیۃ تبلیغ الاسلام آگرہ کی طرف سے اخبار وکیل ۲۴ر جنوری میں ایک مضمون شایع ہوا ہے ۔ جس میں مولوی صاحب نے اس بات سے اتفاق کیا ہے کہ بھون اور سکرانا کے متعلق کمیشن کے ذریعہ سے تحقیقات کی جائے ۔ ان دونوں گاؤں کی نسبت جماعت احمدیہ پر اعتراض تھا کہ ہم نے وہاں احمدی مبلغ بھیجکر سابق مبلغین کو نکالنے کی کوشش کی ہے ۔ اور ہماری طرف سے اس بات سے انکار کیا گیا تھا ۔ چونکہ مولوی صاحب نے اس بات سے اتفاق کر لیا ہے کہ کمیشن کے ذریعہ تحقیقات ہو ۔ اسلئے اس معاملہ کے متعلق آیندہ اخبارات میں مضامین لکھنے کی ضرورت نہیں رہی ۔ پرائیویٹ طور پر بذریعہ خط وکتابت یا ملاقات کے مولوی صاحب سے کمیشن کے تقرر وغیرہ کا فیصلہ کر لیا جائیگا ۔ اور نتیجہ سے پبلک کو اطلاع کر دی جائیگی ۔ اگر مولوی صاحب چاہیں ۔ تو موضع اوندہی کو بھی اس تحقیقات میں شامل کر سکتے ہیں ۔ والسلام فتح محمد سیال (ایم اے)

اخبار احمدیہ

ضلع گوجرانوالہ میں تبلیغی دورہ

برادرم فضل الٰہی صاحب احمدی / برادر عطاء اللہ صاحب بی اے تلونڈی کھجور والی حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں اطلاع دیتے ہیں کہ انہوں نے ضلع گوجرانوالہ کے دیہات میں تبلیغی دورہ کرنے کا تہیہ کیا ہے ۔ ان کے ساتھ برادرم محمد علی و نذیر حسین صاحب بھی شامل ہیں ۔ ان تینوں اصحاب نے اپنے آپ کو گویا ضلع گوجرانوالہ کے لئے مستقل مبلغ قرار دے لیا ہے لہذا اس ضلع کے احمدی برادران کی خدمت میں خاص طور پر گذارش ہے کہ وہ ان اصحاب کی ہر ممکن مدد کریں اور ان کے ساتھ شامل ہو کر تبلیغ میں حصہ لیں ۔

اگر دوسرے اضلاع کی جماعتیں بھی ایسے افراد پیش کریں تو انشاء اللہ ہمارا دائرہ تبلیغ چند ہی دنوں میں بہت وسیع ہو سکتا ہے ۔ زین العابدین ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

حج بدل

ایک احمدی عرب واپس اپنے وطن مکہ معظمہ کو جانا چاہتے ہیں ۔ اگر کوئی صاحب حج بدل کرانا چاہیں تو اطلاع دیں ۔ تاکہ ان کے ساتھ انتظام کیا جائے ۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ ۔ جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

وفات یافتگان

مولوی احمد یار صاحب راجپوت ساکن لیہ ضلع مظفر گڈھ جو پُرجوش احمدی تھے ۵ر دسمبر ۱۹۲۲ء کو فوت ہو گئے (۲) مولوی نور احمد صاحب احمدی جو جماعت احمدیہ چکوال ضلع جہلم کے پریزیڈنٹ تھے انتقال فرما گئے ہیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

اطلاع

ایڈیٹر اور اسسٹنٹ ایڈیٹر یکم فروری کو ۲۸ دن کی ... فوجی تربیت کے لئے چھاؤنی جالندھر جائینگے ۔ اس عرصہ میں اخبار کے انچارج مولوی محفوظ الحق صاحب علمی مولوی فاضل ہوں گے ۔ اطلاعاً عرض ہے +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - یکم فروری ۱۹۲۳ء

باہمی تصادم سے بچنے کی تلقین

مسلمانان دردمندان اسلام اور دشمنان اسلام میں امتیاز کریں

ایسے وقت میں جبکہ محترم معاصر "زمیندار" کو احمدی مبلغین علاقہ ارتداد کی مساعی جمیلہ کے متعلق کبھی کوئی کلمہ حق شائع کرنے کی پاداش میں کشتنی اور گردن زدنی قرار دیا جا رہا ہے۔ اور آریوں کے فتنہ ارتداد کا سرفروشانہ مقابلہ کرنے والے احمدی مجاہدین کی تبلیغی کوششوں میں رخنہ اندازی کرنے اور روکاوٹیں ڈالنے والے لوگوں کو انکی تباہ کن روش سے روکنے کے باعث عجیب عجیب قسم کے الزام لگا کر معاصر موصوف کے بائیکاٹ وغیرہ کی تجاویز پیش ہو رہی ہیں۔ معزز معاصر "وکیل" کی یہ جرأت اور دلیری نہایت ہی قابل تعریف اور لائق داد ہے۔ جو اس نے اپنے ۲۵ر جنوری کے پرچہ میں "علاقہ ارتداد میں باہمی تصادم" کے عنوان سے ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھ کر دکھائی ہے۔ معاصر "زمیندار" کے خلاف آج کل جو طوفان بے تمیزی برپا کیا جا رہا ہے۔ اور جس کا واحد علمبردار "سیاست" محض اسلئے بنا ہوا ہے۔ کہ بعض ناعاقبت بین ملاؤں اور کوتاہ اندیش لوگوں کو خوش کر کے معاصر "زمیندار" کی شہرت اور اثر و رسوخ کو نقصان پہنچائے۔ اور اس طرح اپنی اشاعت کو ترقی دے۔ اس کی بناء صرف یہ ہے کہ معاصر مذکور باوجود احمدیہ عقاید سے اپنا اختلاف ظاہر کرنے کے اس نازک زمانہ میں جبکہ دشمنان اسلام ہر چہار طرف سے اسلام پر یورش کر رہے ہیں۔ کیوں مسلمانوں کو خانہ جنگی اور باہمی تصادم سے باز رہنے اور دشمن کا متفقہ مقابلہ کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ کیوں وہ اپنے صفحات پر احمدیت کے خلاف سب و شتم سے پُر تحریریں شائع کر کے اندرونی آگ کو نہیں بھڑکاتا۔ اور کیوں دشمنان اسلام کے مقابلہ میں سب سے زیادہ سینہ سپر ہونیوالی جماعت۔ سب سے زیادہ دین کے لئے ایثار اور قربانی کرنے والی جماعت۔ اور سب سے زیادہ اسلام کے لئے فدا کاری پیش کرنے والی جماعت کے خلاف یہ فتوے صادر نہیں کرتا۔ کہ مولوی صاحبان کا سب سے اہم اور ضروری فرض یہ ہے کہ علاقہ ارتداد میں آریوں کو چھوڑ کر ہر جگہ اور ہر مقام پر احمدی مبلغوں کو دق کیا جائے۔ ان کو برا بھلا کہا جائے۔ حتی کہ ان پر ظلم اور تشدد کرنے سے بھی دریغ نکیا جائے ۔

اسی بناء پر معاصر "زمیندار" کے خلاف "سیاست" کے صفحات پر تاریں اور مضامین شائع ہو رہے ہیں قسم قسم کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ اور تحریک کی جا رہی ہے۔ کہ اگر مسلمان اس کا بائیکاٹ کر دیں۔ اس کے ساتھ ہی "سیاست" کی تعریف و توصیف کی جاتی ہے۔ اس کو خادم اسلام بتایا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے صفحات احمدیت اور احمدی مبلغوں کے خلاف جھوٹے اور دروغ مضامین سے نہایت بیدردی کے ساتھ سیاہ کئے جا رہے ہیں۔

اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ مسلمان جو اندرونی اختلاف و انشقاق کی بربادیوں کو بہت کچھ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ جو دشمنان اسلام کی متحدہ اور متفقہ کوششوں کے خطرناک نتائج اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ جو اسلام کی کشتی کو گرداب بلا میں گھرا ہوا پا رہے ہیں۔ وہ "سیاست" اور اس کے تنگ نظر اور کوتہ بین نامہ نگاروں کی باتوں پر دھیان دیتے ہیں۔ جو اس وقت مسلمانوں میں فتنہ انگیزی کر کے دشمنان اسلام کا فرض ادا کر رہے ہیں۔ یا معزز معاصرین "زمیندار" اور "وکیل" کی پُر درد اور نفع بخش نصائح پر عمل کرتے ہیں۔ جو مسلمانوں کو اندرونی نزاعات کو بالائے طاق رکھ کر فتنہ ارتداد کا متفقہ مقابلہ کرنے کے متعلق نہایت خلوص سے پیش کر رہے ہیں ۔

معاصر "وکیل" نے اپنے تازہ مضمون میں اسلام کی موجودہ حالت کا جو دردناک نقشہ جن الفاظ میں کھینچا ہے وہ ہر ایک دردمند اسلام کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ اور جس قابلانہ طریق سے باہمی تصادم سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ اس کا اعتراف ہر مسلمان کو کرنا پڑیگا۔ کاش! یہ مضمون ان علماء کے لئے موثر ثابت ہو۔ جو اس وقت اپنا سارا زور احمدی مبلغین کے خلاف صرف کر رہے ہیں۔ اور وہ اپنی اس تباہ کن روش سے باز آکر مسلمانوں کو آریہ بنانے والے مہاشوں کا مقابلہ کرنے میں مصروف ہوں ۔

ہم اپنے متعلق یہ کہدینا کافی سمجھتے ہیں کہ اسوقت تک ہم نے باہمی تصادم سے بچنے کی انتہائی کوشش کی ہے۔ اور اس وجہ سے اسلام کے شیدائی ہونے کا دعویٰ رکھنے والوں سے بڑے بڑے نقصان بھی اٹھائے ہیں۔ آیندہ بھی ہم ایسا ہی کرینگے۔ اگر دوسرے مولوی صاحبان بھی اس کے لئے تیار ہوں۔ تو اس کی نہایت آسان اور مفید صورت یہ ہے کہ ہر ایک جماعت علیحدہ علیحدہ علاقوں میں کام کرے۔ اور جہاں ایک جماعت کے مبلغ کام کر رہے ہوں۔ وہاں دوسری جماعت کے لوگ نہ جائیں۔ اگر اس بات پر عمل کیا جائے۔ تو آج ہی وہ تمام شکایات دور ہو سکتی ہیں۔ جو باہمی تصادم کے متعلق پیدا ہو رہی ہیں۔ کیا علاقہ ارتداد میں کام کرنے والے مولوی صاحبان اس کے لئے تیار ہیں۔ اس کا پتہ اس اثر سے بآسانی لگایا جا سکیگا۔ جو معاصر "وکیل" کے حسب ذیل مضمون کا ان پر ہوگا۔ اور معلوم ہو سکیگا۔ کہ وہ کہاں تک دردمندان اسلام کی نصائح کو وقعت دینے کے لئے آمادہ اور تیار ہیں ۔

معاصر "وکیل" (۲۵ر جنوری) رقمطراز ہے :-

"اسلام پر اس وقت جن مصائب و آلام کا ہجوم ہے اس کے ضیا پاش اُفق پر جن تیرہ و تار گھٹاؤں کا تراکم ہے اس کے مصفےٰ اور شفاف چشمے میں جن تکدر آفرین خس و خاشاک کی کثرت ہے۔ اس کی تابناک اور دلکشا فضا کو جن غلاظت افزا غباروں نے سیاہ بنا رکھا ہے۔ ان کا اقتضا تو یہ تھا۔ کہ پیروان توحید ہر طرف سے بے خبر ہو کر ان سر بکف کوششوں اور کاوشوں میں مصروف و منہمک

ہو جائے۔ جو سر دست فرق رُوح فرسا حالات کے اسباب کا ازالہ کر سکتی ہیں۔ اور جن سے اگر فوری نہیں۔ تو تدریجی رفتار ہی سے سہی وہ مبارک و مسعود لمحے قریب تر لائے جا سکتے ہیں۔ جن میں یہ حائل ہونے والے بھیانک اور کالے بادل پھٹ جائیں۔ اور آفتاب اسلام کی حیات افزا روشنی از سر نو آنکھوں کو بہرہ اندوز کرتی ہوئی قلوب کو روشن بنا سکے۔

لیکن آہ! حالت اس کے برعکس نظر آتی ہے۔ مسلمان بجائے اس کے کہ دشمنوں کے بیرونی حملوں کی روک تھام کے لئے متحد و متفق ہو کر ایک مضبوط دیوار یا ایک نہ ہلنے والے پہاڑ کی طرح کھڑے ہو جاتے۔ بدستور خانہ جنگی کے شرمناک مشاغل میں مشغول ہیں۔ بخلاف ازیں حملہ آور قوم بیشمار اندرونی جماعتوں اور فرقوں کے باوجود متحد و واحد بنی ہوئی ہے۔ در آنحالیکہ ان کے باہمی اختلافات معمولی نہیں۔ بلکہ اصولی اور اساسی ہیں۔ مگر یہاں یہ کیفیت ہے کہ فرعی نزاعیں اور لفظی بحثیں ہمیں ایک دوسرے سے ملنے نہیں دیتیں۔ ہمارے داخلی فرقے سب کے سب اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ ایک خدا۔ ایک پیغمبر۔ ایک کتاب کے ماننے والے ہیں۔ ایک ہی قبلے کی طرف نمازیں ادا کرتے ہیں۔ تاہم فتنۂ ارتداد کے انسداد جیسی مشترک اور بے اختلاف غرض بھی ہمیں ایک سطح پر کھڑے ہونے کی دعوت نہیں دے سکتی۔ غیر احمدی کہتے ہیں کہ احمدی فرقہ احمدیت کی تبلیغ کرتا ہے۔ اس لئے وہ باہمی تصادم سے بچنے کی آرزو رکھتے ہوئے بھی نہیں بچ سکتے۔ اور آپس میں دست و گریبان ہونے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ اشاعت دیروزہ میں جمعیۃ تبلیغ الاسلام آگرہ کے ناظم کا ایک مراسلہ قارئین کرام کی نظر سے گذرا ہوگا جس میں وہ لکھتے ہیں:۔

"ہمارے پاس تحریری ثبوت اور عینی شہادتیں موجود ہیں کہ ان (احمدیوں) نے یہاں اسلام کی تبلیغ نہیں کی۔ بلکہ مرزائیت کی تبلیغ کی۔ متعدد آدمی یہاں سے احمدی بنا کر قادیان لیجائے گئے۔ سب کچھ ہوا۔ مگر ہم نے اس کی شکایت میں ایک حرف بھی اخباروں کو نہیں بھیجا۔ ممکن ہے۔ کہ آپ اس تحریر کو تصویر کا ایک رُخ ہی خیال فرمائیں۔ اس لئے ہم یہ بھی استدعا کرتے ہیں کہ احمدیہ جماعت سے جس قدر شکایات ہم کو ہیں۔ ان کی تحقیقات کے لئے کوئی کمیشن مقرر کیا جائے۔"

ان سطور سے جو کچھ واضح ہوتا ہے۔ اسی قسم کی باتوں سے یہ مراسلہ اول سے آخر تک لبریز ہے۔ ہم مراسلہ نگار سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آپ کے نزدیک کسی مسلمان کا ہندو یا آریہ بن جانا زیادہ بُرا ہے یا احمدی؟ اگر آپ فرقہ احمدیہ کو جو یقیناً اسلام ہی کے مختلف فرقوں میں سے ایک ہے۔ مخالفین اسلام (ہندو آریہ) کی نسبت اپنے مذہب سے زیادہ قریب سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ فی الحقیقت ہے۔ تو ہم ضرور یہ عرض کرینگے کہ آپ اپنی بد مقابل قوم سے رواداری اور مقاصد مشترکہ کے متحد ہونے کا سبق سیکھئے۔ آریوں اور ساتن دھرمیوں کے اختلافات کو دیکھئے۔ اول الذکر فرقہ موحد ہونے کا مدعی اور بُت پرستی کا مخالف ہے۔ لیکن موخر الذکر مورتی پوجا کا دلدادہ۔ کیا اس قسم کا کوئی اصولی اختلاف آپ کے اور احمدیوں کے درمیان یا فرق اسلامیہ میں سے کسی کے مابین بھی پایا جاتا ہے۔ اگر جواب نفی میں ہے۔ تو ہمیں کوئی ایسی وجہ نظر نہیں آتی۔ جس کی بنا پر آپ دفاع ثغور اسلام کے متعلق جو تمام فرقوں کا وحید مقصد ہے۔ مل کر کام نہیں کر سکتے

خدا کے لئے اس وقت دین الفطرت کو اس کے دشمنوں کے خارجی حملوں سے محفوظ بنانے کیلئے داخلی اختلافات کو کچھ عرصے کے لئے طاق نسیان کے سپرد کر دیجئے۔ یہ اندرونی مناظرہ آرائیوں کا وقت نہیں۔ اسلام کا کوئی فرقہ خواہ اس سے کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو اگر آپ کے اس کام میں یاوری کرتا اور ہاتھ بٹاتا ہے تو اسکے ساتھ خانہ جنگی کی سلسلہ جنبانی سے قطع نظر کرتے ہوئے اس کی تبلیغی کوششوں پر فراخدلی کے ساتھ تحسین و آفرین کے پھول برسایئے۔ ورنہ ارباب تحقیق کی زبان آپ پر یا ہر ایسے شخص پر جو اس قسم کی بے محل تحریکات کے فتنہ خوابیدہ کو جگانے کی کوشش کریگا ان الفاظ میں گوہر بار ہوگی ؎

بخون آلودہ دست و تیغ غازی زندہ بے تحسیں
تو اول زیب اسپ و زینت برگستواں بینی

ادنیٰ اقوام اور ہندو مسلمان

مسٹر محمد علی نے نیشنل کانگریس کوکناڈا میں اپنی صدارتی تقریر میں ہندو مسلمانوں کے سمجھوتہ کی ایک تجویز اپنی طرف سے نہیں۔ بلکہ کسی اور شخص کی طرف سے یہ پیش فرمائی تھی کہ

"ایک با اثر اور دولت مند صاحب نے جو وسیع پیمانہ پر ادنیٰ اقوام کے تبدیل مذہب کرانے کے لئے ایک مشنری سوسائٹی تنظیم میں لا سکتے ہیں۔ مجھے اشارہ دیا ہے کہ ہندو رہنما شرفا سے سمجھوتہ ممکن ہونا چاہیئے۔ جس سے ملک کو مختلف رقبوں میں تقسیم کیا جا سکے۔ جہاں ہندو اور مسلمان مشنری اپنے اپنے دائرہ میں کام کر سکیں ہر ایک جماعت ایک سال یا اگر ضرورت ہو۔ تو زیادہ عرصہ کے لئے اس تعداد کا اندازہ معین کرے۔ جسے وہ جذب کرنے یا تبدیل مذہب کرانے کے لئے تیار ہو۔ قدرتاً اس اندازہ کی بنیاد۔ اس کام کرنیوالوں کی تعداد اور سرمایہ پر مبنی ہوگی۔ جو کہ وہ مہیا کر سکیں اور اس کی کسوٹی سال گذشتہ کے اصل شمار و اعداد ہونگے اس طرح پر ہر ایک جماعت جذب کرنے یا تبدیل مذہب کرانے یا اصل اصلاح کا کام بغیر ایک دوسرے کی مخالفت کے احتمال کے کر سکیگی۔"

اس سے ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ لجاجت آمیز درخواست اور نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس کے رُو سے مسلمان یہ معاہدہ کرنا چاہتے تھے۔ کہ فلاں علاقہ اور فلاں قوم کے لوگوں کو ہم اسلام سے قطعاً محروم رکھیں گے۔ اور انہیں ہندوؤں میں جذب ہو جانے دینگے۔ مسلمانوں کو اس قسم کا معاہدہ کرنے کا حق ہے یا نہیں؟ اس سوال کو جانے دیجئے۔ کہ حصول سوراج کی خاطر ہندوؤں کی رضا جوئی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے ایسی باتوں کو خیال میں لانے کے لئے کبھی تیار نہیں۔ ہاں اس عاجزانہ درخواست کا جو کچھ حشر ہوا ہے۔ اسے دیکھئے۔

ہندوؤں نے اس تجویز کے ساتھ وہی سلوک کیا ہے جو ہر ایسی درخواست کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ جسے کوئی قوم اپنی جگہ اور اپنے مقام سے نیچے گر کر پیش کیا کرتی ہے اور اپنے آپ کو شکست خوردہ قرار دیکر فاتح قوم کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھاتی ہو۔ جب مسلمانوں نے خود اپنے لئے یہی کافی سمجھا۔ کہ کوئی علاقہ اور کوئی قوم ان کیلئے مخصوص کر دیجائے جسے وہ تبلیغ کریں

توہندوؤں کو قدرتی طور پر ان کی حالت اور قوت کا اندازہ لگانے کا موقع مل گیا۔ اور انہوں نے سمجھ لیا کہ جو لوگ روٹی کے ایک ٹکڑے پر قناعت کرنے کی خود درخواست کر رہے ہیں۔ انہیں اگر بالکل دھتکار دیا جائیگا۔ تو بھی کوئی حرج نہیں ہوگا۔ چنانچہ ہندوؤں نے ایسا ہی کیا۔ تمام ہندو اخبارات نے مسٹر محمد علی صاحب کی مذکورہ بالا تجویز کے خلاف نہایت سختی کے ساتھ آواز اٹھائی۔ اس کو قطعاً نامنظور کر دیا۔ اور پھر یہی نہیں۔ لالہ شردہانند صاحب نے ادنیٰ اقوام کو شدھ کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ انہوں نے لاکھوں روپیہ جمع کرنے کا اپیل کیا ہے۔ اور وہ اسی غرض سے دورہ کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے ہیں ۔

اس کے مقابلہ میں مسلمان کیا کر رہے ہیں۔ کچھ بھی نہیں۔ مسٹر محمد علی صاحب کی پیش کردہ تجویز نے ہندوؤں میں تو جوش اور ولولہ پیدا کر دیا ہے۔ اس کو سن کر ہندو تو ادنیٰ اقوام کو اپنے اندر شامل کرنے کے لئے پہلے سے بھی بہت زیادہ جوش و خروش کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ لاکھوں نہیں کروڑوں روپیہ جمع ہو رہا ہے۔ پرچارکوں کو مہیا کیا جا رہا ہے۔ لیکن مسلمان اسی طرح غافل اور لاپروا ہیں۔ جس طرح پہلے تھے۔ کیا مسلمانوں کا فرض نہیں ہے۔ کہ اشاعت اسلام کریں۔ کیا ان کو حق نہیں ہے۔ کہ ادنیٰ اقوام کو اپنے اندر شامل کریں۔ کیا ان کے لئے ضروری نہیں ہے۔ کہ لوگوں کو اسلام کے جھنڈے کے نیچے لائیں۔ اگر ضروری ہے۔ تو بتائیں وہ کیا کر رہے ہیں۔ کونسا لیڈر ادنیٰ اقوام کی اصلاح کے لئے کھڑا ہوا ہے۔ کونسے علما اس کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ کس قدر روپیہ اس کام کے لئے فراہم کیا گیا ہے۔ کتنے لوگ اس بارے میں معلومات بہم پہنچانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی بھی نہیں۔ اور یقیناً کوئی بھی نہیں۔ تو بتایئے ہندوؤں نے مسٹر محمد علی صاحب کی تجویز سے جو سلوک کیا ہے۔ جس نفرت اور حقارت سے رد کیا ہے۔ اس پر کیا شکایت ہو سکتی ہے کیونکہ

افسوس کا مقام ہے۔ کہ نیشنل کانگریس کا حکم ہے۔ کہ ادنیٰ اقوام کو اٹھانے کی کوشش کی جائے۔ کانگریس کے صدر اور مسلمانوں کے سب سے بڑے لیڈر مسٹر محمد علی صاحب تجویز کرتے ہیں۔ کہ جہاں ہندو ادنےٰ اقوام کو ہندو بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔ وہاں مسلمان بھی اس کام میں حصہ لیں اور کسی محدود علاقہ میں ادنیٰ اقوام کو اپنے ساتھ ملانے کی سعی کریں۔ مگر حالت یہ ہے۔ کہ جہاں ہندوؤں نے پہلے سے زیادہ جوش و خروش کے ساتھ کام شروع کر دیا ہے وہاں مسلمان بالکل خاموش بیٹھے ہیں۔ اور کوئی کانگریس کا شیدائی ان میں ایسا نظر نہیں آتا ہے۔ جو کانگریس کے حکم اور صدر کانگریس کی تجویز کو عمل میں لانے کے لئے کھڑا ہو ۔

کیا مسٹر گاندھی ۳۰ کروڑ ہندوستانیوں کے معبود ہیں

ہندو جو درختوں جانوروں پتھروں حتےٰ کہ ایسی چیزوں کو بھی جن کا نام لینا ہم مناسب نہیں سمجھتے۔ معبود سمجھتے۔ ان کے آگے ناک رگڑتے اور انہیں اپنا حاجت براز ٹھہراتے ہیں۔ وہ اگر مسٹر گاندھی کو اپنا "معبود" بنائیں۔ تو کوئی تعجب اور حیرانی کی بات نہیں۔ لیکن انہیں یہ قطعاً حق حاصل نہیں ہے کہ دوسرے مذاہب کے لوگوں اور خصوصاً مسلمانوں کیلئے بھی مسٹر گاندھی کو "معبود" ٹھہرائیں۔ اخبار پرتاپ (۱۲ جنوری) نے "نوکرشاہی نے ۳۰ کروڑ ہندوستانیوں کے معبود کو قید کر رکھا ہے" کے عنوان سے اخبار امرت بازار پتر کا ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔

"مہاتما گاندھی کو قید کر کے نوکرشاہی نے نہ صرف انسانیت کے ایک بہترین نمونہ کو بلکہ ۳۰ کروڑ ہندوستانیوں کے معبود کو قید کر رکھا ہے"

ان ۳۰ کروڑ ہندوستانیوں میں مسلمانوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ جو نہایت ہی شرمناک حرکت ہے۔ لیکن اس کے ذمہ دار وہ مسلمان لیڈر ہیں۔ جنہوں نے مسٹر گاندھی کو اپنی اندھا دھند عقیدت کا اظہار کر کے ہندوؤں کو اس قدر جرأت دلا دی ہے۔ کہ وہ مسٹر گاندھی کو جس طرح اپنا معبود بتا رہے ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کا معبود قرار دیتے ہیں ۔

شدھی کے میدان میں احمدی

ایک طرف جب کہ بعض اخبارات تنگ نظر اور فتنہ پرداز مولویوں کے ہاتھوں کٹھ پتلی بن کر احمدی مبلغین علاقہ ارتداد کے خلاف نفرت انگیز اور شورش خیز مضامین شائع کر رہے ہیں۔ انہیں دکھ اور تکلیف پہنچانے والوں کے حمایتی بن کر اپنے صفحات سیاہ کر رہے ہیں۔ وہاں ایسے انصاف پسند اور صداقت کیش معاصر بھی ہیں۔ جو ہمارے مبلغین کو حقیقت بین نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ چنانچہ معاصر ذوالفقار اپنے ۱۷ر جنوری سنہ ۲۴ء کے پرچہ میں رقمطراز ہے :-

"فتنہ ارتداد کے میدان میں تقریباً مسلمان کامیاب ہو گئے۔ آریہ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اس جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھوں سے شکست ہوئی ہے۔ ہم یہ ضرور کہینگے۔ اور انصاف سے کہتے ہیں۔ کہ احمدی جماعت نے اس میدان میں نہایت دلیری سے کام لیا ہے۔ باوجودیکہ غیر احمدیوں نے ان کے درمیان نہایت درجہ کی مشکلات اور آہنی و پتھریلی دیواریں حائل کر دینے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ مگر یہ اپنے کام میں خاموشی سے لگے رہے۔ اور دشوار گذار گھاٹیوں سے عبور کر گئے"

معاصر موصوف نے جو شیعہ قوم کا آرگن ہے۔ یہ چند الفاظ لکھ کر نہ صرف اپنی حق پسندی کا ثبوت دیا ہے۔ بلکہ کوتہ نظر اور ناحق کوش لوگوں کو سبق سکھایا ہے۔ کہ اعتراف حقیقت میں اس طرح جرأت دکھانی چاہیئے۔ کاش ہمود ے رد احباب [illegible] اگر اس قسم کی جرأت نہیں تو وہ میدان ارتداد میں ہماری مخالفت اور ہمارے لئے مشکلات پیدا کرنے سے ہی باز آجائیں۔ تاہم اپنی پوری [illegible] کوشش [illegible] کے مقابلہ میں [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

سورۃ فاتحہ کی لطیف تفسیر

سورۃ فاتحہ میں ضلالت سے بچنے کی دعاء سکھلانے کی حکمت

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

۲۵ جنوری ۱۹۲۶ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

جمعہ میں وعظ کا موقع

میں بوجہ گلے کی تکلیف کے زیادہ نہیں بول سکتا۔ لیکن چونکہ خطبہ جمعہ ہی ایک ایسا موقع ہوتا ہے۔ جس میں ارد گرد کے دوست اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور بعض باتوں کے سننے کا ان کو موقع ملتا ہے۔ اس لئے میں خود ہی اختصار کے ساتھ خطبہ پڑھانے کے لئے کھڑا ہو گیا ہوں۔

سورہ فاتحہ کی اہمیت

میرا یہ طریق ہے۔ کہ ہمیشہ اور اگر ہمیشہ نہیں تو کبھی کبھی رہ جاتا ہوگا۔ لیکچر یا خطبہ سے پہلے سورہ فاتحہ پڑھتا ہوں۔ میرے نزدیک یہ سورۃ ان تمام امور پر مشتمل ہے۔ جنکی طرف اسلام متوجہ کرتا ہے۔ اس سورۃ کا ایک ایک لفظ اپنے اندر وسیع مطالب رکھتا ہے۔ اور جیسا کہ ایک عرصہ سے مسلمانوں کا خیال چلا آتا ہے قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ اس میں بیان کیا گیا ہے۔ اس سورۃ کو اللہ تعالےٰ نے بسم اللہ کے بعد جو کہ تمام سورتوں کی کنجی ہے۔ اور سورۃ فاتحہ سے اس کو خصوصیت ہیں، الحمد للہ سے شروع فرمایا ہے۔ اور غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پر ختم کیا ہے۔

حمد کن کیلئے ہوتی ہے

بظاہر یہ عجیب بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ جو شخص حمد سے کام شروع کرتا ہے۔ وہ مغضوب علیہم اور ضال جماعت میں پڑنے کے خطرے میں کیونکر پڑ سکتا ہے۔ ایک ایسا کامل الایمان کہ جو ساری خوبیاں خدا کے لئے سمجھتا ہو۔ اور جسے خدا کے سوا کسی ذات میں خوبی کا خیال نہ ہو۔ کیونکہ حمد کا لفظ مصدر ہے۔ اور یہ صیغہ معروف و مجہول کا مصدر ہے۔ پس حمد کے معنے ہیں حمد کرنا۔ اور کیا جانا۔ جب انسان الحمد للہ کہتا ہے۔ تو وہ اقرار کرتا ہے۔ کہ نہ تو مجھ میں یہ طاقت ہے۔ کہ کسی کی حمد کر سکوں اور نہ خود کسی حمد کا مستحق ہوں۔ اور میرے علاوہ جو مخلوق ہے۔ وہ بھی مستحق نہیں۔ کہ اس کی حمد کیجائے وہ صرف اللہ تعالےٰ کی ذات کو ایسا سمجھتا ہے۔ جو حمد کی مستحق ہے۔ اور جو کسی کی حمد کر سکتی ہے۔

اب دیکھو کہ انکسار اور کس حد تک انکسار۔ تذلل اور کس حد تک تذلل ہے۔ کہ انسان اپنی ہستی کی بھی نفی کر دیتا ہے۔ اور اپنے اندر کسی بھی ہنر اور خوبی کو نہیں دیکھتا۔ ایسا انسان اقرار کرتا ہے۔ کہ مجھ میں حسن ذاتی نہیں۔ نہ کسی غیر میں ذاتی حسن ہے۔

دنیا میں دو چیزیں ہوتی ہیں۔ علم۔ یا حقیقت کسی چیز میں کوئی حقیقت ہو گی۔ یا کسی شخص کو اس حقیقت کا علم ہوگا۔ یہی دو باتیں ہیں۔ کہ جو کسی چیز کو تعریف کا مستحق بناتی ہے۔ مثلاً کونین تعریف کی مستحق ہے۔ کیونکہ اس میں طاقت ہے۔ کہ بعض قسم کے بخاروں کو دور کر دیتی ہے۔ لیکن ایک ڈاکٹر بھی قدر کئے جانے کا مستحق ہے۔ کیونکہ اس کو معلوم ہے کہ کونین سے فلاں فلاں قسم کے بخاروں میں آرام ہوتا ہے۔ یا لکڑی اور لوہا قدر کی چیزیں ہیں۔ کہ ان سے عمارتیں تیار ہوتی ہیں۔ جہاز بنائے جاتے ہیں۔ مگر ایک بڑھئی ۔ ایک لوہار۔ اور ایک معمار۔ بھی قابل تعریف ہیں۔ اسلئے کہ وہ جانتے ہیں کہ لکڑی۔ لوہے۔ اینٹ پتھر سے کس طرح کام لیا جاتا ہے۔

انکسار و تذلل

پس جتنی حقیقتیں ہیں۔ وہ دو قسم کی ہیں۔ یا تو کسی میں کسی خوبی کا ہونا۔ یا اس خوبی کا علم ہونا۔ انسان الحمد للہ کہکر تسلیم کرتا ہے۔ کہ کسی میں کوئی خوبی نہیں۔ مگر خدا میں ہیں۔ گویا خدا تعالےٰ ہی کی ذاتی خوبی ہے۔ یہ کمال تذلل اور کمال انکسار ہے۔ گویا بندہ اپنے وجود سے ہر ایک خوبی کا انکار کر دیتا ہے۔ اور پھر تمام مخلوقات کو دیکھتا ہے۔ کہ اس میں ایسی وہ خوبی نظر نہیں آتی۔ جس کو وہ خدا کے مقابلہ میں قابل تعریف کہہ سکے۔ اس طرح وہ تمام مخلوق پر نظر کرنے کے بعد کہتا ہے۔ خدا کے سوا کسی میں کوئی خوبی نہیں۔

عرفان کے بعد ضلالت کا خطرہ

اس عظیم الشان ابتداء کے بعد جو الحمد للہ سے ہوتی ہے۔ کہتا ہے۔ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہ خدایا مجھ پر غضب نہ نازل کرنا اور ایسا نہ ہو۔ کہ میں تیری رضاء کی راہ سے بھٹک جاؤں۔

لوگ کہتے ہیں۔ اور سچ کہتے ہیں۔ کہ علم و معرفت سے انسان ہلاکت سے بچتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں اور صحیح کہتے ہیں۔ کہ جس جنگل میں شیر ہو۔ وہاں کوئی نہیں جاتا۔ یا جس جنگل میں ڈاکہ پڑتا ہو۔ وہاں سے لوگ بغیر حفاظت کے نہیں گذرتے۔ پھر باوجود عرفان حاصل ہونے کے سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کیوں فرمایا۔ عرفان کے بعد غضب اور ضلالت کا کیا خوف۔ مگر میں کہتا ہوں۔ یہ سچ ہے۔ کہ عرفان کے بعد اس کا خوف نہیں ہوتا۔ لیکن یہ بھی تو حقیقت ہے۔ کہ عرفان کھویا بھی جاتا ہے۔ پس اعلیٰ سے اعلیٰ عرفان اور علم کسی کو مطمئن نہیں کر سکتا۔ کہ وہ غضب اور ضلالت سے بالکل مصئون ہو گیا۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ ایک شخص کو عرفان اور علم ہو۔ مگر وہ اس سے چھینا جائے یا کھویا جائے۔

عرفان کھوئے جانے کی مثال

دنیا میں دیکھ لو۔ ایک انسان دوسرے کو ملتا ہے۔ اس حال میں کہ وہ دونوں ایک لمبا عرصہ جدا رہتے ہیں۔ جب وہ ملتا ہے۔ تو کہتا ہے آپ نے مجھے پہچانا۔ وہ کہتا ہے۔ نہیں۔ تو وہ کہتا ہے۔ کہ میں اور آپ اکٹھے کھیلتے اور پڑھتے رہے ہیں

وہ کہتا ہے۔ کہ ابھی تک مَیں نے آپ کو نہیں پہچانا۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ بہت کچھ تعارف سابقہ کی باتیں بتانے کے بعد بھی ایک شخص یہی کہتا ہے کہ افسوس مَیں نے آپ کو اب تک نہیں پہچانا۔ اس سے ثابت ہؤا۔ کہ علم اور عرفان مٹائے بھی جاتے ہیں ۞

ہدایت کے بعد ضلالت اور اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص مخلص تھا۔ بڑا خادم تھا۔ اس کو کیونکر ٹھوکر لگ گئی۔ اس کو ٹھوکر اسی وقت لگتی ہے۔ جب اس کا اخلاص کھویا جاتا ہے یا مِٹ جاتا ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ صحیح راستہ معلوم ہونے کے باوجود لوگ راستہ سے ہٹ بھی جایا کرتے ہیں۔ محبت کو اختیار کر کے بھول بھی جایا کرتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ ومن نعمرہ ننکسہ فی الخلق۔ جب عمر بڑھتی ہے تو قویٰ میں کمزوری آجاتی ہے۔ پس جس طرح عمر میں بوڑھاپا آنے سے علوم میں کمی آجاتی ہے اسیطرح بعض انسانوں پر روحانی طور پر بھی بوڑھاپا آجاتا ہے۔ ایسی حالت میں کوئی عارف یا عالم جو الحمد للہ کہنا جانتا ہو۔ مگر پھر اس سے اس کی حقیقت گم ہو جائے۔ وہ مغضوب علیہم میں شامل ہو سکتا ہے۔

اپنی فکر آپ کرو سورہ فاتحہ میں یہ بات بتا کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ کہ کسی کی ٹھوکر سے کوئی ٹھوکر نہ کھائے۔ اور کسی کے گرنے سے کوئی نہ گرے۔ جب تک کسی شخص کے متعلق خدا نہ کہدے۔ کہ یہ شخص غلطی سے محفوظ ہو گیا۔ اور اب یہ ٹھوکر نہیں کھا سکتا۔ تب تک کسی شخص کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ شخص منزل مقصود پر پہنچ گیا۔ اور ایسے لوگ جن کو غضب اور ضلالت سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ وہ خدا کے انبیاء ہوتے ہیں۔ وہ بچے کی طرح خدا کی گود میں ہوتے ہیں۔ خدا ان کے وجود کو اپنا وجود قرار دیدیتا اور ان پر اپنی الوہیت کی چادر ڈالدیتا ہے۔ ان میں خدا کی الوہیت تو نہیں آجاتی۔ مگر وہ خدا کے مظہر ہو جاتے ہیں۔ ان کی تعریف بھی تعریف اور ان کی حمد بھی حمد ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ کوئی شخص ایسا نہیں ہوتا۔ جس کے متعلق کہا جائے۔ کہ وہ ٹھوکر کیوں کھا گیا ۞

ایک عبرتناک مثال ایک شخص کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کسی شخص نے جہنمی دیکھنا ہو۔ تو اس شخص کو دیکھ لے یہ کہکر آپ نے ایک شخص کی طرف اشارہ فرمایا۔ جو لڑائی میں کفار سے بڑی سر فروشی سے لڑ رہا تھا۔ ایک صحابی کہتے ہیں۔ مجھے خیال ہؤا۔ کہ بعض لوگوں کو اس بات سے ابتلاء نہ آجائے۔ کہ ایک ایسے مخلص شخص کو جہنمی کہا گیا ہے۔ کیونکہ وہ اس طرح لڑ رہا تھا کہ مسلمان کہہ رہے تھے۔ کہ خدا تعالےٰ اس کو جزائے خیر دے۔ وہ صحابی اس کے پیچھے ہو لئے۔ آخر وہ زخمی ہؤا۔ اس نے رونا شروع کیا۔ صحابہ آکر کہتے۔ تجھے جنت کی بشارت ہو۔ مگر وہ کہتا کہ تم مجھے جنت کی بشارت نہ دو۔ بلکہ جہنم کی بشارت دو۔ کیونکہ میں خدا کے لئے نہیں اپنے نفس کے لئے لڑ رہا تھا۔ آخر جب وہ درد سے بے تاب ہو گیا۔ تو اس نے اپنا نیزہ گاڑا۔ اور اپنا پیٹ اس پر رکھ کر ہلاک ہو گیا۔ اس طرح خودکشی کر کے اس نے ثابت کر دیا کہ وہ جہنمی تھا پس کسی شخص کی حالت محفوظ نہیں ہوتی۔ جب تک کہ خدا تعالیٰ اس کے وجود کو اپنا وجود نہ کہدے۔ اور اس کی یہ حالت نہ ہو جائے۔ کہ

من تو شدم تو من شدی من جان شدم تو تن شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

پس کتنا ہی مخلص اور کتنی ہی خدمت کرنے والا کوئی ہو۔ یہ کہنا کہ وہ ٹھوکر نہیں کھا سکتا۔ درست نہیں۔ ہماری جماعت کے بعض لوگوں نے اس لئے ٹھوکر کھائی۔ کہ پیغامیوں میں ایسے لوگ مل گئے۔ جو بڑے مخلص اور خدمت گذار تھے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ بے شک انہوں نے خدمتیں کیں مگر یہ بھی تو ظاہر ہے کہ علم و عرفان چھینے بھی جاتے ہیں۔ اور کھوئے بھی جاتے ہیں۔ ان کے متعلق ایسا ہی ہؤا۔

الایمان بین الخوف والرجاء دوسرا نکتہ جو اس سورۃ میں قابل لحاظ ہے۔ وہ خوف و رجا کی حالت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اور قرآن کریم میں بھی آیا ہے۔ کہ ایمان خوف اور رجا میں ہے۔ اور ایمان کی حقیقت خوف و رجا کے درمیان ہے۔ سورہ فاتحہ بھی اسی کی طرف راہبری کرتی ہے۔ الحمد للہ کہکر رجا پیدا کی ہے۔ اور غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہکر خوف سامنے آجاتا ہے۔ یہ راستہ ہے۔ جس پر مسلمان چلتا ہے اور یہی پلصراط ہے۔ جس کے ایک طرف بہشت ہے اور ایک طرف دوزخ۔ ایمان اسی پل پر چلنے سے مکمل ہوتا ہے۔ پس خواہ کسی میں کتنا ہی اخلاص ہو۔ اس کے لئے بھی ان دونوں باتوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

خطبہ کا خلاصہ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ ہماری جماعت کے لوگ تمام کاموں میں اس نکتہ کو نہ بھولیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا عرفان دے۔ تا اس کی طرف سے جو علوم آتے ہیں۔ ان کو ہم حاصل کریں۔ اور پھر وہ ہم سے نہ چھینے جائیں۔ اور نہ ہم ان کو کھوئیں اور ہمارا ایمان خوف و رجاء کے درمیان رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام سستیوں سے بچائے۔ جو ہلاکت کی طرف لے جاتی ہیں۔ اور ان راہوں پر چلائے جو جنت کی طرف لے جاتی ہیں۔ اور ان میں سے بنائے۔ جن کو جنت اسی دنیا میں مل جاتی ہے۔ جب تک یہ مقام حاصل نہ ہو۔ تب تک ہلاکت کا خوف ہے۔ لیکن اس مقام کے آگے ہلاکت نہیں۔ بلکہ کامیابی ہی کامیابی ہے ۞

زمیندار احباب توجہ فرماویں

سلسلہ احمدیہ میں بعض اقوام داخل ہو رہی ہیں۔ جن کے معاش کا ہمیں فوری انتظام کرنا ہے۔ وہ لوگ کاشتکاری کا بھی کام کر سکتے ہیں۔ ہمارے زمیندار احمدی بھائی جن کو مزارعان کی ضرورت ہو۔ فوراً ہمیں اطلاع دیں تا ان کیلئے ان لوگوں میں سے مزارعہ مہیا کر دیئے جائیں۔ ان کی رہائش کیلئے مکان اور بیلوں وغیرہ کا انتظام کرنا ہو گا۔ بیلوں کی قیمت ان سے بطریق اقساط وصول کر سکتے ہیں۔ ذوالفقار علیخان ناظر امور عامہ

چندہ عام کیطرف ضروری اور فوری توجہ درکار ہے

صاحب ناظر بیت المال کی تیار کردہ مطبوعہ سہ ماہی رپورٹ تا آخیر دسمبر ۱۹۲۳ء اس وقت میرے سامنے ہے احباب اسے ملاحظہ کر چکے ہونگے۔ کیونکہ وہ طبع کرا کر تمام انجمنوں کو بھیجی جا چکی ہے۔ اس میں ان انجمنوں اور جماعتوں کے نام لکھے گئے ہیں جنہوں نے فراہمی چندہ کی طرف زیادہ توجہ کی۔ اور دوسری جماعتوں کو توجہ دلائی گئی ہے کہ وہ بھی ایسی ہی پھرتی سے کام لیں۔ فہرست بقایا چندہ جلسہ بھی دی گئی ہے۔ اور وعدوں کے ایفاء کی درخواست کی گئی ہے۔ اور بالآخر چندہ عام کی اہمیت کی تصدیق میں خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اسپر کچھ بڑھانے کی مجھے ضرورت نہیں۔ البتہ اسی کی تائید میں عاجز یہ لکھنا چاہتا ہے۔ کہ ہماری جماعت اس وقت جس قدر دینی خدمات میں حصہ لے رہی ہے۔ اس کا مقابلہ کوئی جماعت نہیں کر سکتی۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ آج روئے زمین پر یہی ایک جماعت ہے جس نے منشاء الٰہی کو پہچانا اور خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کی تائید میں کھڑی ہے۔ دنیا میں مسلمان بہت ہیں بلکہ یہود اور نصاریٰ اور ہنود بھی اپنے آپ کو خدا کا سچا فرمانبردار (یعنی مسلمان) ہونے کے مدعی ہیں۔ لیکن درحقیقت فرمانبردار وہی ہے جس نے اپنے آپکو اس لشکر میں داخل کیا ہے۔ جس کا کمان افسر خدا کے عنایت کردہ علم کو اٹھائے ہوئے ہے۔ احمدیت کو دی اسلام ہے یا کفر ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی حکم ہو چکا ہے۔ کہ احمدیت ہی تمام جہاں پر پھیلے گی اور غالب ہوگی۔ خدا کے فرشتے اس کے واسطے کام کر رہے ہیں جمعہ گذشتہ کا ذکر ہے۔ حضرت اولوالعزم خلیفۃ المسیح ثانی قبل آں شاہجہان نے اپنا ایک رؤیا سنایا کہ آپ انگلینڈ گئے ہیں۔ ایک آدمی اور ساتھ ہے ایسی کیفیت ہے۔ کہ گویا وہ دوسرا آدمی آپ ہی کا وجود ہے۔ آپ ملک میں داخل ہوئے۔ وہ دوسرا شخص ایک جگہ پر پاؤں رکھ کر ملک کو اس طرح دیکھتا ہے۔ جیسے فتحمند جرنیل اپنی کامیابی کی وسعت کا جائزہ لیتا ہے تب ایک آواز آئی ولیم دی کانکرر (یہ رؤیا حضور نے اپنے الفاظ میں لکھا ہے) ولیم دی کانکرر کے معنے ہیں۔ ولیم فاتح۔ یہ ایک بادشاہ تھا جس نے گیارہویں صدی میں ملک انگلستان کو فتح کیا۔ اور اسی کی اولاد کے ساتھ موجودہ شاہ انگلینڈ کا نسب نامہ ملتا ہے خواب مبشر ہے۔ تعبیر ظاہر ہے۔ مگر ہماری بادشاہتیں روحانی ہیں۔ اور مراد اس سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عیسائیت پر فاتح کرے گا۔ اس رؤیاء کے سننے کے بعد میں نے انگریزی ڈکشنریوں کو دیکھا تو مجھے معلوم ہوا۔ کہ لفظ ولیم کے معنے ہیں اولوالعزم لفظ ولیم کے ان معنوں کی خبر نہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کو تھی۔ اور نہ اور کسی کو یہاں معلوم تھا۔ نہ عام ڈکشنریوں میں ناموں کے معنے دئے ہوئے ہوتے ہیں۔ حضور کے اس کشف اور رؤیا کی صداقت کے واسطے اہل بصیرت کے لئے یہ ایک بڑی دلیل ہے۔ جیسا کہ اس مبشر رؤیا سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ یہ سلسلہ خدا تعالےٰ کے فضل سے دور دور تک پھیلنے والا ہے فتوحات ہونگی۔ اور مال بھی بہت آئیں گے۔ مگر یہ ثواب کا موقعہ جو آج کل جماعت کے واسطے ہے ہمیشہ نہ ہوگا۔

پس پیارے بھائیو! اپنی ہمتوں کو اور بھی بڑھاؤ۔ اور ایک دوسرے سے سبقت لیجاؤ۔ ضرورتیں بہت سی درپیش ہیں۔ مگر اس وقت جس امر کی طرف میں خصوصیت سے توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ

چندہ عام

ہے۔ اس کے لئے پابندی کی جائے۔ باقاعدگی سے وقت پر چندے دئے جائیں۔ پچھلے بقائے سب صاف کئے جائیں تمام اصحاب جو اس مضمون کو پڑھیں دوسروں کو سنائیں۔ اور اپنے نیک ارادوں کو عملی جامہ پہنائیں۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

آپ کا خادم :- محمد صادق عفا اللہ عنہ

سکرٹری صدر انجمن احمدیہ ۔ قادیان

فرخ آباد میں احمدی مبلغین سے غیر احمدی علماء کا شرمناک سلوک

عذر گناہ بدتر از گناہ

۲۷ دسمبر ۱۹۲۳ء کو فرخ آباد شہر میں مولوی آل نبی صاحب کی پارٹی کے چند آدمیوں نے دو احمدی مبلغوں کو بازار میں گھیر کر فحش گالیاں دیں۔ اور زدوکوب بھی کیا جس کی اطلاع کوتوالی میں دی گئی۔ اور اس اہم واقعہ کو اخبارات میں بھی شائع کیا گیا۔ تا پبلک کو معلوم ہو جائے۔ کہ علمائے کرام کن ہتھیاروں پر اتر آئے ہیں۔ چونکہ کوئی صاحب ولایت حسین خان نام فتح گڈھ سے اس واقعہ کی تردید کرتے ہیں۔ اس لئے ضرورت پڑی۔ کہ فرخ آباد کے مولوی آل نبی صاحب اور ان کے رفقاء کی کارروائیوں کو ذرا تفصیل کے ساتھ انصاف پسند لوگوں پر ظاہر کر دیا جائے۔

۱۲ جنوری کے اخبار وکیل میں فتح گڈھ سے ولایت حسین خان صاحب لکھتے ہیں "قادیانیوں کا برقی پیغام جو انھوں نے مار پیٹ کے متعلق اخباروں میں شائع کیا ہے۔ بالکل غلط ہے۔ نہ مولانا آل نبی کی پارٹی کے آدمیوں نے قادیانیوں کو گھیرا۔ نہ ان کو کسی شخص نے مارا۔ اور فرخ آباد کے کسی مسلمان نے کبھی قادیانیوں پر حملہ آور ہونے کا ارادہ نہیں کیا"۔

اوّل تو یہ مدعی سست گواہ چست والا معاملہ ہے۔ کیونکہ ہم یقین سے کہتے ہیں۔ کہ مولوی آل نبی صاحب ہرگز قسم کے ساتھ اس واقعہ کی تردید نہیں کر سکتے۔ جبکہ وہ اپنا ہر ایک لمحہ ہمیں دکھ دینے کی تجاویز سوچنے اور ان پر عمل کرنے اور کرانے میں صرف کر رہے ہیں۔ ہم حیران ہیں۔ کہ ولائت حسین خانصاحب نے جو شہر فرخ آباد سے چار میل باہر رہتے ہیں۔ اسقدر دلیری کیساتھ کیوں اس واقعہ سے انکار کر دیا۔ یا تو ان کو اس واقعہ کا علم نہیں یا دیدہ دانستہ نادان بن بیٹھنے والا معاملہ ہے۔ ہمیں حیرت کے ساتھ افسوس بھی ہے۔ کہ یہ لوگ دوسروں کو کافر کہکر اپنے تئیں مسلمان کہتے ہوئے اس قدر جھوٹ سے کیوں کام لیتے ہیں۔ کیا مسلمان کا یہی کام ہے۔ کہ ایک ایسی حرکت جو دن دہاڑے کی گئی ہو۔ اس سے انکار کیا جائے۔ گویا جرم بھی کرتے ہیں اور جرم سے انکار بھی ہے۔" اس تمہید کے بعد میں مختصراً ان واقعات کو یہاں بیان کرتا ہوں جو اب تک مولوی آل نبی صاحب کی طرف سے وقوع میں آئے۔

۱۱ دسمبر کو مولوی آل نبی صاحب نہایت جوش و خروش کے ساتھ اور غضبناک صورت بنائے۔ عبد العزیز خاں صاحب فرخ آباد کے مکان پر آئے۔ اور حاکمانہ طرز میں مجھے اپنے مکان سے بلوایا۔ میں آیا تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ پانچ چھ شخص مولوی صاحب کے ہمراہ ہیں۔ اور چند ہی منٹ میں چار ادھر سے پانچ ادھر سے آنے لگے۔ اور تقریباً سو سوا سو آدمی جمع ہو گیا۔ جن کو مولوی صاحب نے جمع کیا تھا۔ مولوی صاحب نہایت تحکمانہ لہجے میں گفتگو کرنے لگے۔ اور اکڑ اکڑ کر بولنا شروع کیا جسکی وجہ صرف یہ تھی۔ کہ میں نے اخبار الفضل میں ایک مضمون دیا تھا۔ جس میں مولوی صاحب کو ایک سیاسی مولوی کے لقب سے یاد کیا تھا۔ اس لفظ کے بہانہ میں مولوی صاحب نے اپنے گھر میں بیٹھ کر ہم غریب الوطنوں کو خوب ہی ڈانٹا ڈپٹا۔ تقریباً آدھ گھنٹہ مولوی صاحب اپنے سو سوا سو لوگوں کے سہارے اور دشہ پر سخت کلامی کرتے رہے۔ آخر مولوی صاحب اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ مجمع منتشر ہوا۔ میاں ولائت حسین گو اگر اس واقعہ میں شک ہو

تو مولوی صاحب سے دریافت کر لیں۔ پھر مولوی صاحب نے ایک میٹنگ کی۔ کہ جس مکان میں ہم رہتے تھے۔ اس سے ہم کو نکال دیا جائے۔ اور کوئی مکان شہر میں نہ لینے دیا جائے۔ مگر مالک مکان شریف آدمی تھا۔ اُسنے کہا میں اپنی زبان سے ان کو نہیں نکال سکتا۔ اس پر مولوی صاحب نے مالک مکان کے رشتہ دار و نکو اکسایا۔ جنہوں نے نہایت بد اخلاقی سے ہمیں مکان سے نکالا اور ایک دن کی بھی مہلت نہ دی۔ ایک شخص بنے خاں نے مجھے بہت ہی ناپاک الفاظ میں دھمکایا۔ اور کہا ہم تمہیں جوتے مار کر شہر سے نکالدینگے۔ اس کے گواہ نذیر علی خانصاحب اور مولوی عبد الرشید صاحب سنبلی ہیں۔ اگر ولایت حسین خانصاحب کو انکار ہو تو شک پورہ میں دونو صاحبان سے دریافت کر لیں۔ جب ہمیں یہاں سے نکالا گیا۔ تو ایک مختصر سے مکان کا خدا نے جلدی ہی انتظام کر دیا مگر مولوی آل نبی صاحب نے اسی رات مالک مکان کو ایک مجمع میں بلا کر ڈانٹا ڈپٹا۔ کہ اگر قادیانیوں کو نہیں نکالوگے تو حقہ پانی بند ہو جائیگا۔ وہ بے چارہ ڈر گیا۔ اور اسنے صبح ہوتے ہی ہم سے یہ ساری باتیں بیان کیں۔

دو دن کے بعد ۱۵ دسمبر کو ہمیں ایک نواب بنے خاں کی کوٹھی کرایہ پر مل گئی۔ اور ایک سال کیلئے یہ مکان لکھا لیا گیا۔ مگر مولوی آل نبی صاحب نے مالک مکان کو بلا کر بہت تنگ کیا۔ اور اب تک اُسے سخت مجبور کر رکھا ہے۔ اور اُسے کہا جاتا ہے۔ کہ تم مکان فروخت کر دو۔ تا کرایہ نامہ فسخ ہو جاوے چنانچہ ایک ماہ کی کوشش سے مالک مکان بیچارہ سخت مجبور ہو کر مکان فروخت کرنے پر تیار ہو گیا ہے۔ اس مالک مکان کا نام سید عابد علی ہے۔

اسی دوران میں ۲۷ دسمبر کو ہمارے مبلغ عبد الرشید صاحب و حکیم عبد الرحمن صاحب خاکی بازار میں جا رہے تھے کہ مولوی آل نبی صاحب کی پارٹی کے چند آدمی ملے۔ انہوں نے گھیر کر پہلے تو فحش گالیاں دیں۔ پھر دونوں مبلغوں کو طمانچوں سے اور لاٹھی سے مارا۔ جب مشکل سے دونو مظلوم ظالموں کے پنجے سے چھوٹ کر اپنے مکان پر آئے۔ تو ان لوگوں نے مکان کے نیچے کھڑے ہو کر گندی گالیاں دیں۔ اور قتل کرنے کی دھمکیاں دیں۔ ان میں سے جنہوں نے مارا ایک کا نام جمعہ خاں ہے۔ جو سرائے کا ٹھیکیدار ہے۔ ولائت حسین صاحب ہم تسلی سے لکھتے ہیں۔ کہ خود جمعہ خاں بھی یہ قسم کھا کر اس واقعہ سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ اگر میں جھوٹ

کہوں۔ تو خدا مجھ پر لعنت کرے۔

اسکے بعد ۹ جنوری سنہ ۱۹۲۳ء کو ہمارے ایک مبلغ عبد الرشید صاحب جبکہ وہ سائیکل پر سوار ایک گاؤں میں جا رہے تھے۔ ان پر ایک شخص نے لاٹھی سے حملہ کیا۔ ۱۰ جنوری کی شام کو چند فریق مکان کے اندر بہانہ سے گھس آنا چاہتے تھے۔ جنکو بمشکل سے ٹال کر دروازہ بند کیا گیا۔ کچھ دیر تک یہ لوگ مکان کے گرد گھوم کر چلے گئے۔ اسکے بعد اس معاملہ کی رپورٹ کوتوالی میں دیگئی۔

ان واقعات کے علاوہ مولوی آل نبی صاحب نے ہمیں ایک ٹریکٹ کیا ہوا ہے۔ اور یہ کہا ہوا ہے۔ کہ جو دوکاندار قادیانیوں کو سودا دیگا۔ اُسپر پانچ روپے جرمانہ کیا جائیگا۔ "احمدی جماعت کا مصنوعی ایمان" مولوی صاحب نے دوبارہ شائع کرایا ہے۔ جسکا لفظ لفظ غلط ہے۔ اسمیں غلط حوالے دیکر لوگوں کو بھڑکایا گیا ہے۔ اسمیں اب یہ عبارت زائد کی گئی ہے۔ "اور نہ کوئی مسلمان اپنا مکان ان کو (قادیانیوں کو) رہنے کے لئے دیوے۔ ورنہ اس کا حشر اُنہی کیساتھ ہوگا۔ اور شفاعت رسول صلعم سے محروم رہیگا۔" آہ آج مسلمان نہیں نہیں مسلمانوں کے عالم ایسی ایسی حرکات کرتے ہیں۔ جن سے اسلام بدنام ہو رہا ہے۔ کیا کوئی مولوی صاحب یہ بتا سکتے ہیں۔ کہ مندرجہ بالا حرکات کوئی اسلام کا نام لیوا کر سکتا ہے۔ اللہ اللہ ایک دن تھا نہیں کل کی بات ہے کہ مسلمان متفقہ طور پر چلاتے تھے۔ کہ آریہ لوگ اشد ھی میں سختی و زبردستی سے کام لیتے ہیں۔ مبلغین اسلام کو دکھ پہنچاتے اور پٹواتے ہیں جھوٹ بولتے ہیں۔ مگر افسوس آج مولوی صاحبان ہمارے خلاف اس سے بڑھ چڑھ کر سختیاں کر رہے ہیں سکھوں سے بڑھکر دیہاتوں میں جا کر لوگوں کو ہمارے خلاف لالچ دیتے ہیں۔ چنانچہ یہی مولوی آل نبی صاحب موضع واحد پور میں کئی بار جا کر بڑے بڑے لالچ دیکر آئے ہیں۔ پھر آریوں سے بڑھکر جھوٹ سے کام لیا جا رہا ہے۔ ہمارے عقائد کے متعلق عام پبلک میں اسقدر جھوٹ پھیلایا جاتا ہے۔ اور مغالطہ دیا جاتا ہے کہ خدا کی پناہ۔ کہتے ہیں کہ قادیانی اپنے پیر کو خدا مانتے ہیں۔ اللہ رسول کو بالکل نہیں مانتے۔ ان کا حج قادیان میں ہوتا ہے۔ استغفر اللہ سابقی۔

ایک دن تھا جب آریہ ہمیں ستا رہے تھے۔ وہ دن مجھے یاد ہے جب ایک راجہ کی مدد لیکر آدھی رات میں آریوں نے ہمارے مکان کا محاصرہ کیا تھا۔ مگر افسوس صد افسوس آج مسلمان کہلانے والے ہیں بالکل اُسیطرح بلکہ اُس سے زیادہ تنگ کر رہے ہیں۔

علماء کرام ہمیں بتلائیں کہ ایسی حرکات کا کرنا کس مذہب کا دستور

نیورا لیسیتھین

سو دواؤں کی ایک دوا

ہندوستان میں اسکی فوری مقبولیت

تار کے ذریعہ سے چھ درجن بوتل طلب کی گئی ہیں

آپ نیورا لیسیتھین موتیوں کی نسبت یورپ کے مشہور ڈاکٹروں کی رائے اس اخبار کے کالموں میں پڑھ چکے ہیں۔ ہم ذیل میں چند ثبوت ہندوستان میں اسکی مقبولیت کے متعلق دیتے ہیں

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

مکرمی مینجر صاحب

دی ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی قادیان۔ ضلع گورداسپور پنجاب

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں نے آپ کی جرمن کی نئی ایجاد شدہ دوائی نیورا لیسیتھین استعمال کی جس سے میری اعصابی کمزوری کو بہت فائدہ ہوا۔ انفلوائنزا کے بخار کے بعد میرے جسم میں بعض اوقات تشنج کی سی حالت پیدا ہو جاتی تھی۔ جو اب بفضلہ تعالیٰ بالکل ہٹ گئی ہے۔ نیز انفلوائنزا کے بعد میرا بندوق کا نشانہ خراب ہو گیا تھا۔ اور فائر کرتے وقت ایک قسم کی جھجک معلوم ہوتی تھی۔ وہ اس کے استعمال کے بعد سے بالکل دور ہو گئی۔ اس کے علاوہ میں نے اپنی قوت حافظہ کے لئے بھی مفید پایا ہے۔ تین عدد بوتلیں اور ارسال فرما دیں ؛

ایک انگریزی فرم۔ آر۔ جے سٹیونز شہر منڈلے صوبہ برما سے بذریعہ تار اطلاع دیتی ہے۔ کہ "مہربانی کر کے چھ درجن بوتلیں نیورا لیسیتھین موتیوں کی بذریعہ پارسل ڈاک جلد ارسال فرمائیں"۔ یہ فرم ایک ہفتہ ہوا دو درجن بوتلیں لے چکی ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سے ثبوت نیورا لیسیتھین موتیوں کی قبولیت کے مل رہے ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہیں گے ؛

نیورا لیسیتھین کن بیماریوں میں مفید ہے ؟

تمام قسم کی اعصابی کمزوریوں میں۔ خون کی کمی۔ دماغ کی کمزوری۔ حافظہ کا ضعف۔ مخصوص طاقتوں کا نقص۔ پرانی کمر درد۔ بیخوابی۔ مایوسی۔ غمگینی۔ سستی۔ کام کرنے سے تھکان ہو جانا۔ کام کو جی نہ کرنا۔ عورتوں کے دودھ کی خرابی۔ بچے جو کمزور اور بیمار رہتے ہیں۔ ذیابیطس۔ سل کے ابتدائی درجے جسم کی لاغری۔ قوت ہضم کی کمی۔ دل کی دھڑکن۔ اختناق الرحم جن لوگوں کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے۔ ان کو یہ دوا ضرور استعمال کرنی چاہیئے۔ دودھ پلانے والی ماں اگر اس کو استعمال کرے تو بچہ ذکی اور عقلمند ہو گا۔ کمزور بچوں کی ہڈیوں کو مضبوطی اور عقل کی تیزی کے لئے ضرور استعمال کرانی چاہیئے۔ ہر قسم کے اعصابی بیمار قبل از وقت بڑھاپے کے آثار محسوس کرنے والے لوگوں کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے۔ طبیعت میں بشاشت پیدا کرتی ہے۔ دائمی نزلہ کو مفید ہے ؛

قیمت صرف ایک بوتل للعہ تین بوتل عہ ایک درجن ہمہ

ملنے کا پتہ

دی ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

تجرید بخاری

عربی

اصلع

اردو اس میں علامہ حسین بن مبارک زبیدی المتوفی ۹۰۰ھ نے ترجمہ صحیح بخاری کی نو ہزار حدیثوں میں سے نہایت احتیاط کے ساتھ مرفوعات و مقطوعات مابعد کے واقعات اور مکررات کے حذف کے بعد ہر ایک مضمون کی ایک ایک ایسی صحیح بہ متصل منفصل اور مستند حدیثیں جمع کی ہیں۔ جن کے دیکھنے سے بخاری پر عبور ہو جاتا ہے۔ اور پہلے اس کا صرف اردو ترجمہ ۵۲۰ چھوٹے صفحات پر چھپا۔ تو ہاتھوں ہاتھ نکل گیا۔ مگر شائقین کلام خیر الانام کی یہی خواہش پائی گئی۔ کہ اصل حدیث شریف بھی ساتھ ہو۔ چنانچہ مکرر تنقیح و تصحیح کے بعد گیارہ سو بڑی تقطیع کے صفحات پر یہ مبارک کتاب اس طرح چھاپی گئی۔ کہ پہلے ایک مقدمہ میں امام بخاری اور تمام راویان تجرید کے جستہ جستہ حالات ہیں۔ پھر تمام احادیث کے عنوان قایم کر کے ان کی ایسی فہرست دی گئی ہے۔ کہ جسے دیکھ کر ہر شخص آسانی کے ساتھ ہر مطلب کی حدیث نکال سکتا ہے۔ پھر ساری کتاب میں ایک کالم عربی اور بالمقابل اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ کتاب کی لکھائی چھپائی پاکیزہ۔ کاغذ سفید ولایتی۔ جلد نہایت مضبوط ہے۔ فرمائشیں جلد بھیجئے۔ تاکہ تیسرے ایڈیشن کا منتظر نہ رہنا پڑے۔ قیمت صرف آٹھ روپیہ محصول عہ کل نو روپیہ چار آنہ لعہ

جملہ فرمائشیں مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشرز لاہور کے نام آویں

وی پی وصول فرمالیں

جن دوستوں کا چندہ اخیر دسمبر یا جنوری میں ختم ہوتا ہے۔ ان کے نام وی پی کئے گئے تھے وصول سے زیادہ واپس آ رہے ہیں احباب توجہ فرمائیں۔ اب ۵ فروری کو ریویو آف ریلیجنز اردو کے وی پی سالانہ حاضر ہوتے ہیں۔ واپسی سے نقصان نہ پہنچائیں۔ (مینیجر الفضل و ریویو اردو قادیان)

اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

اللّٰھمّ انت الشافی

جوہر شفاء نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے۔ جسکا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے۔ پرانا بخار و کھانسی خشک یا تر بلغم میں خون آتا ہو۔ سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد و عورت سب کو یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم جو سو روپے کو بھی مفت فی تولہ عہ/ علاوہ محصولڈاک۔ جو ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اسکا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔ پتہ:
ایس عزیز الرحمٰن قادر بخش انجنیئر قادیان ضلع گورداسپورہ پنجاب

معجون وفا

حکماء سلف جالینوس جیسے موجد طب اس کی تعریف بدیں الفاظ فرماتے ہیں۔ یہ معجون بدن کے لئے تریاق ہے۔ جو اپنا مثل نہیں رکھتی۔ یہ نایاب جوہر کثیر الفوائد کا مالک ہے۔ مگر تھوڑے کم جانتے ہیں۔ اعضاء رئیسہ کی محافظ ہے۔ قوت دماغ بڑھاتی اور نسیان کو مٹاتی ہے۔ عقل تیز کرتی ہے۔ جن کو بار بار پیشاب آتا ہو۔ اس کے استعمال سے یہ تکلیف دور ہو جاتی ہے ضعف گردہ کمزوری معدہ۔ جوڑوں کا درد۔ ریت گردہ۔ ریت مثانہ بلغمی کھانسی۔ پھوڑے۔ خارش۔ ضعف جگر۔ کمزوری بینائی۔ ان امراض میں یہ بے مثل ہے۔ استعمال شرط ہے۔

قیمت فی ڈبیہ ۱۲/

ملنے کا پتہ

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان ضلع گورداسپور

وی پی وصول فرمائیں

جن دوستوں کا چندہ اخیر دسمبر یا جنوری میں ختم ہوتا ہے۔ انکے نام وی پی کئے گئے تھے معمول سے زیادہ واپس آ رہے ہیں احباب توجہ فرمائیں۔ اب ۵ ر فروری کو ریویو آف ریلیجنز اردو کے وی پی سالانہ حاضر ہوتے ہیں۔ واپسی سے نقصان نہ پہنچائیں (مینیجر الفضل و ریویو اردو قادیان)

کتاب نجم المصلی

یعنے

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل

ضخامت ۴۸۵ قیمت معہ محصولڈاک للعہ/

نجم المصلی۔ اس کتاب کا یہ الہامی نام ہے۔ دیکھو اخبار بدر ۴ ر اکتوبر ۱۹۰۶ء میں کشفی وحی کے رنگ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ نظارہ دکھایا۔ فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا۔ کہ ایک کتاب ہے۔ گویا وہ میری کتاب ہے۔ اس کا نام نجم المصلی ہے۔ پس اس کتاب کے متبرک ہونے میں یہ کہنا کافی ہے۔ کہ آج سے ۱۷ سال پہلے اللہ تعالیٰ نے اس کا نام خود مقرر فرمایا۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل و ثانی علیہم السلام کے فتوے بترتیب ابواب فقہ درج ہیں۔ فتوے کا حوالہ ماخذ درج ہے۔ تھوڑے نسخے شائع ہوئے ہیں۔

کتاب اسرار شریعت ہر سہ جلد فتنہ ارتداد کے مقابلہ میں

ضخامت ۹۹۴ قیمت معہ محصولڈاک عہ

اس کتاب میں ہماری اسلامی فقہ کے اسرار ترتیب وار بیان کر کے ہر مسئلہ فقہ کے بارہ میں آریہ عیسائیوں دہریوں وغیرہ کے اعتراضات کے جواب مبسوط لکھے گئے۔ اسلام کا ایسا کوئی مسئلہ نہیں جس پر کسی نے اعتراض کیا ہو۔ اور اس کا جواب اس کتاب میں نہ آگیا ہو۔

اردو ترجمہ فتوحات مکیہ ہر سہ باب کامل

ضخامت ۳۵۸ صفحے قیمت معہ محصولڈاک ۱۲/

اس کتاب کے مؤلف حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جنہوں نے ساتویں صدی ہجری میں اسلامی فلسفہ و علم تصوف کو زندہ کیا تھا۔ اس کتاب کا ہر مسئلہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ کتب مذکورہ بالا ملنے کیلئے پتہ ذیل پر درخواست کریں

مولوی محمد فضل خاں۔ ڈاکخانہ چنگا بنگیال
تحصیل گوجر خاں ضلع راولپنڈی پنجاب

اصلی ممیرے کا سرمہ اور ممیرا

مصدقہ حضرت مسیح موعود اور خلیفہ اوّل رضؓ
حکیم نورالدین صاحب

یہ سرمہ ککروں کے لئے ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ یا دھوپ کی چمک سے تکلیف ہو۔ خارش ہو۔ دھند ہو۔ ان کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت فی ڈبیہ درجہ اوّل عہ/ درجہ دوم عہ فی تولہ۔ ممیرا عہ فی تولہ

ترکیب استعمال:۔ صبح و شام دو دو سلائیاں ڈالی جاویں

اگر کسی صاحب کو مفید ثابت نہ ہو۔ بشرطیکہ اس نے باقاعدہ ایک ہفتہ تک متواتر استعمال کیا ہو۔ اور ایک تولہ سے کم نہ ہو۔ سرمہ واپس کر دے۔ میں وصول شدہ قیمت واپس کر دوں گا۔

ست سلاجیت مقوی جمیع اعضاء ہے۔ جوڑوں کے دردوں کیلئے کمر درد کیلئے بہت مفید چہرہ کا رنگ زرد رہتا ہو۔ ہاضمہ کمزور ہو۔ کثرت پیشاب جریان ہو۔ بواسیر۔ دق ہو۔ سینہ و دماغ کمزور ہو۔ اور ہر قسم کی چوٹ کیلئے اکسیر ہے

المشتہر:۔ احمد نور کابلی احمدی موجد عرق ممیرا قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

عالیشان قابل فروخت مکان

محلہ دارالفضل میں ہائی سکول اور نور ہسپتال کے عین وسط میں بر لب سڑک یہ شاندار عمارت واقعہ ہے جو ایک کنال یعنی ۲۰ مرلہ میں بنائی گئی ہے جس میں تمام خانگی ضروریات اور متعدد کمرے اور بالا خانے معہ ایک چاہ کے جو مکان کے اندر ہے موجود ہیں۔ بہترین موقعہ خوشنما منظر پر یہ پائدار عمارت مالیتی تقریباً دس ہزار روپیہ کھڑی ہے جو صاحب صحت با حوصلہ دارالامان میں تیار شدہ مکان کے شائق ہوں وہ بچشم خود دیکھ کر خریدار بنیں۔ اسکے متعلق تمام دریافت طلب امور کیلئے پتہ ذیل پر جوابی ٹکٹ بھیجکر خط و کتابت کریں۔

المشتہر

خاکسار میر قاسم علی ایڈیٹر فاروق قادیان ضلع گورداسپور

اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

خبریں

——ماسکو ۲۵ جنوری - پیٹروگراڈ کا ایک پیام
[...]ظہر ہے - کہ سویٹ حکومت نے فیصلہ کیا ہے - کہ موسیو لینن
کی یادگار کے طور پر پیٹروگراڈ کا نام لینن گراڈ رکھے ؛

——مسٹر جسٹس ملانے ۲۵ جنوری کو مس میتھن ٹاٹا
بیرسٹر کو جو پارسی خاتون ہے بمبئی ہائی کورٹ میں وکالت
کرنے کی اجازت دی - اور مس موصوفہ کا خیر مقدم کرتے
[...]ئے کہا کہ آپ پہلی ہندوستانی بیرسٹر عورت ہیں - جس نے
[...]لت شروع کی ؛

——سنہ ۱۹۲۱ء کی مردم شماری کے رو سے ہندوستان
[...]بادی ۳۱ کروڑ ۸۹ لاکھ ۴۲ ہزار ۴۸۰ ہے ؛

——سر چمن لال سیتلواد (بمبئی) نواب سر صاحبزادہ
[...]م (صوبہ سرحدی) پرنس اکرم حسین (کلکتہ) مسٹر
[...]ی - دلال اور مسٹر ایم - این جوشی - اسمبلی کے ممبر
[...]ئے ؛

——دہلی میں یہ افواہ گرم ہے - کہ لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند
[...]منتخبہ ولایت بھیج دیا ہے ؛

——بنگال کونسل کے وزیر مسٹر ملک کا جن کے مغربی غیر مسلم
[...]رف سے بلا مقابلہ انتخاب کا اعلان ہوا تھا - انتخاب ناجائز
[...]گیا ہے ؛

——مسٹر شوکت علی - بی اماں - ڈاکٹر کچلو اور ڈاکٹر
[...]ود ۲۵ جنوری کو بنگلور پہنچے - ان سب کو زیر دفعہ ۱۴۴
پبلک تقریریں کرنے کی ممانعت کی گئی ؛

——بنگال کونسل میں مسٹر جے - ایم - سین گپتا کا یہ
ریزولیوشن پاس ہو گیا - کہ بنگال ریگولیشن ۳ کے ماتحت
جو اشخاص نظر بند ہیں - انہیں رہا کیا جائے - سوائے تین
غیر سرکاری ممبران کے تمام پارٹیوں کے ہندو و مسلمان
ممبروں نے ریزولیوشن کے حق میں رائے دی ؛

——یہ تجویز ہو رہی ہے - کہ کرنل میڈوک کو جنہوں
نے مسٹر گاندھی کا اپریشن کیا تھا ایک خاص رقم جمع کر کے
[...]سورت تھیلی نذر کی جائے ؛

——کانپور میں ایک ۲۵ سالہ ہندو عورت نے اپنے
۵۵ سالہ خاوند کو اپنے ایک بھتیجے سے بھائی کی مدد سے
جو اس کا عاشق بتلایا جاتا ہے - قتل کر دیا ؛

——پنجاب لیجس لیٹو کونسل کا آئیندہ اجلاس ۲۵
فروری کو شروع ہوگا - اور قریباً ایک ماہ تک جاری
رہے گا ؛

——لنڈن کے ایک برقی بیان میں کہا گیا ہے -
کہ حکومت برطانیہ نے ان افغانی اسلحہ کے متعلق کوئی
کاروائی نہیں کی - جو اب تک بمبئی میں رکے ہوئے ہیں -

——میکسیکو کی بغاوت کے متعلق خبر ہے - کہ ۱۰
گھنٹہ کی زبردست لڑائی کے بعد باغیوں کو حکومت کی
فوج نے شکست فاش دی - ۴۰۰ باغی مارے گئے
۵۰۰ اسیر ہوئے ؛

——رام چندر پورم (مدراس) کی خبر ہے - کہ
ایک ہندو سنتھی جس نے اپنی جائیداد کا کچھ حصہ اپنے چار سالہ
بچہ کے نام رجسٹرڈ کرایا ہوا ہے - اس بچہ کو کوئیں میں
پھینک کر اس لئے ہلاک کر دیا - کہ بچہ کے مارے جانے
سے وہ جائیداد اس کی ہو جائے گی ؛

——دہلی کی خبر ہے - کہ محکمہ تار نے بمبئی سے دہلی
شملہ لاہور اور امرتسر تک عارضی طور پر سلسلہ
ٹیلیفون قائم کیا ہے ؛

——مصر کی وزارت معدلت ایک مسودہ قانون
پر غور کر رہی ہے - جس کی رو سے قاضی اور وزارت
کی اجازت کے بغیر ایک سے زیادہ نکاح کی ممانعت
کر دی جائیگی ؛

——ہندوستان کے اکثر مقامات پر دن کے
بارہ بجے جو توپ چلا کرتی ہے - فوجی محکمہ نے چونکہ
اس کا خرچ برداشت کرنے سے انکار کر دیا ہے -
اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے - کہ یکم فروری سنہ ۱۹۲۱ء سے
پنجاب میں اس کو بند کر دیا جائے گا - ہاں جہاں کی
بلدیات اس خرچ کو برداشت کرینگی - وہاں چلا کریگی ؛

——سر لائٹ جارج لائیڈ سابق گورنر جنرل بمبئی
کی ایک حادثہ کی وجہ سے ٹانگ ٹوٹ گئی ؛

——ریگا کی ۲۷ جنوری کی خبر ہے کہ پوسٹ مارٹم
سے موسیو لینن کی موت کا سبب دماغی عارضہ معلوم
ہوا ہے - اس کا باپ بھی اسی عارضہ میں اسی عمر میں مرا
تھا - ماسکو کے سب سے پر رونق چوک میں اسکے دفن کرنے
کا انتظام کیا گیا ہے ؛

——لنڈن ۲۶ جنوری مسکینوں اور بیکاروں کے
خوف سے دو سال ہوئے ہیں - وزیر اعظم برطانیہ کے مسکن کے
دروازہ پر لکڑی کا جو باڑہ بنایا گیا تھا - گورنمنٹ کے حکم
سے اس کو اٹھا دیا گیا ہے ؛

——پونا ۲۵ جنوری - مسٹر گاندھی کی صحت بسرعت
تمام بحالی کی طرف ترقی کر رہی ہے - اور یقین کیا جاتا ہے -
کہ مسٹر موصوف دو ہفتہ کے اندر اندر اپنے کمرہ میں اٹھکر
چلنے کے قابل ہو جائینگے - اب وہ پھل اور دودھ کی غذا
باقاعدہ اپنی پوری مقدار میں کھاتے ہیں ؛

——لاہور ۲۴ جنوری بلدیہ لاہور کے محکمہ حفظان صحت
کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۲۴ گھنٹوں میں ۶ اشخاص مبتلائے
مرض طاعون ہوئے - اور ۸ مرضائے طاعون فوت ہو گئے ؛

——خوست میں حکومت افغانستان کو قبیلہ سنگرل کی
شورش کا ہفت نفری بھرتی کے متعلق سامنا ہو رہا ہے - اس
فرقہ نے رنگروٹ دینے سے انکار کر دیا - اسی قسم کی خبریں
ملک کے دوسرے حصص سے آ رہی ہیں ؛

——الہ آباد - ۲۷ جنوری کی خبر ہے - کہ ریلوے حادثہ
جو ۱۵ اکتوبر کو گڈس اور پسنجر ٹرین کی ٹکر سے ہوا ہے -
اور جس میں ۱۲ مسافر ہلاک اور ۳۰ مجروح ہوئے تھے -
اس مقدمہ میں ڈپٹی مجسٹریٹ سہارنپور نے گارڈ رستم جی کو
۱۸ ماہ قید سخت - ۵ سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی ؛

——لنڈن ۲۲ جنوری کی خبر ہے - کہ نئے وزیر ہند
سر سڈنے آلور - نے سٹیٹس مین کے ایک نمائندے سے
ملاقات کے دوران میں کہا - کہ میں جمہوری ترقی کے ان
اصولوں سے جن سے ہندوستان اور سلطنت کی قومی
حفاظت مقصود ہے متفق ہوں - میں ہندوستان اور ایسے
ہندوستانی اور یورپینوں کی جو ہندوستان کی خدمت کرتے
ہیں - مشکلات کو اچھی طرح جانتا ہوں - مجھے یقین ہے -
کہ ہندوستان مجھ میں اور اس نئی گورنمنٹ میں ایسے دوست
پائیگا - جو کہ ہندوستان کے سچے دوستوں کی طرح امداد کرنے
کے لئے بے قرار ہیں ؛

مختصر خبریں

ماسکو - ۲۵ جنوری - پیٹرو گراڈ کا ایک پیام مظہر ہے - کہ سوویٹ حکومت نے فیصلہ کیا ہے - کہ موسیو لینن کی یادگار کے طور پر پیٹرو گراڈ کا نام لینن گراڈ رکھے ؛

مسٹر جسٹس ملانے ۲۵ جنوری کو مس میتھن ٹاٹا بیرسٹر کو جو پارسی خاتون ہے بمبئی ہائی کورٹ میں وکالت کرنے کی اجازت دی - اور مس موصوفہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ آپ پہلی ہندوستانی بیرسٹر عورت ہیں - جس نے وکالت شروع کی ؛

۱۹۲۱ء کی مردم شماری کے رو سے ہندوستان کی کل آبادی ۳۱ کروڑ ۸۹ لاکھ ۴۲ ہزار ۴۸۰ ہے ؛

سر چمن لال سیتلواد (بمبئی) نواب سر صاحبزادہ عبدالقیوم (صوبہ سرحدی) پرنس اکرم حسین (کلکتہ) مسٹر اے - بی - دلال اور مسٹر ایم - این جوشی - اسمبلی کے ممبر نامزد ہوئے ؛

دہلی میں یہ افواہ گرم ہے - کہ لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند نے اپنا استعفیٰ ولایت بھیج دیا ہے ؛

بنگال کونسل کے وزیر مسٹر ملک کا جن کے مغربی غیر مسلم حلقہ کی طرف سے بلا مقابلہ انتخاب کا اعلان ہوا انتخاب ناجائز قرار دیا گیا ہے ؛

مسٹر شوکت علی - بی اماں - ڈاکٹر کچلو اور ڈاکٹر محمود ۲۵ جنوری کو بنگلور پہنچے - ان سب کو زیر دفعہ ۱۴۴ پبلک تقریریں کرنے کی ممانعت کی گئی ؛

بنگال کونسل میں مسٹر جے - ایم - سین گپتا کا یہ ریزولیوشن پاس ہو گیا - کہ بنگال ریگولیشن ۳ کے ماتحت جو اشخاص نظر بند ہیں - انہیں رہا کیا جائے - سوائے تین غیر سرکاری ممبران کے تمام پارٹیوں کے ہندو و مسلمان ممبروں نے ریزولیوشن کے حق میں رائے دی ؛

یہ تجویز ہو رہی ہے - کہ کرنل میڈوک کو جنہوں نے مسٹر گاندھی کا اپریشن کیا تھا ایک خاص رقم جمع کر کے بصورت تھیلی نذر کی جائے ؛

کانپور میں ایک ۲۵ سالہ ہندو عورت نے اپنے ۵۵ سالہ خاوند کو اپنے ایک چچیرے بھائی کی مدد سے جو اس کا عاشق بتلایا جاتا ہے - قتل کر دیا ؛

پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا آئندہ اجلاس ۲۵ فروری کو شروع ہو گا - اور قریباً ایک ماہ تک جاری رہے گا ؛

لنڈن کے ایک برقی بیان میں کہا گیا ہے - کہ حکومت برطانیہ نے ان افغانی اسلحہ کے متعلق کوئی کارروائی نہیں کی - جو اب تک بمبئی میں رکے ہوئے ہیں

میکسیکو کی بغاوت کے متعلق خبر ہے - کہ ۱۰ گھنٹہ کی زبردست لڑائی کے بعد باغیوں کو حکومت کی فوج نے شکست فاش دی - ۴۰۰ باغی مارے گئے ۵۰۰ اسیر ہوئے ؛

رام چندر پورم (مدراس) کی خبر ہے - کہ ایک ہندو شخص نے اپنی جائیداد کا کچھ حصہ اپنے چار سالہ بچہ کے نام رجسٹرڈ کرایا ہوا ہے - اس بچہ کو کوئیں میں پھینک کر اس لئے ہلاک کر دیا - کہ بچہ کے مارے جانے سے وہ جائیداد اس کی ہو جائے گی ؛

دہلی کی خبر ہے - کہ محکمہ تار نے بمبئی سے دہلی شملہ - لاہور اور امرتسر تک عارضی طور پر سلسلہ ٹیلیفون قائم کیا ہے ؛

مصر کی وزارت معدلت ایک مسودہ قانون پر غور کر رہی ہے - جس کی رو سے قاضی اور وزارت کی اجازت کے بغیر ایک سے زیادہ نکاح کی ممانعت کر دی جائیگی ؛

ہندوستان کے اکثر مقامات پر دن کے بارہ بجے جو توپ چلا کرتی ہے - فوجی محکمہ نے چونکہ اس کا خرچ برداشت کرنے سے انکار کر دیا ہے - اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے - کہ یکم فروری ۱۹۲۴ء سے پنجاب میں اس کو بند کر دیا جائے گا - ہاں جہاں کی بلدیات اس خرچ کو برداشت کرینگی - وہاں چلا کریگی ؛

سر لائڈ جارج لائیڈ سابق گورنر جنرل بمبئی کی ایک حادثہ کی وجہ سے ٹانگ ٹوٹ گئی ؛

ریگا کی ۲۷ جنوری کی خبر ہے کہ پوسٹمارٹم سے موسیو لینن کی موت کا سبب دماغی عارضہ معلوم ہوا ہے - اس کا باپ بھی اسی عارضہ میں اسی عمر میں مرا تھا - ماسکو کے سب سے پر رونق چوک میں اسکے دفن کرنے کا انتظام کیا گیا ہے ؛

لنڈن ۲۶ جنوری سن فینوں اور بیکاروں کے خوف سے دو سال ہوئے ہیں - وزیر اعظم برطانیہ کے مس کے دروازہ پر لکڑی کا جو باڑہ بنایا گیا تھا - گورنمنٹ کے حکم سے اس کو اٹھا دیا گیا ہے ؛

پونا ۲۵ جنوری - مسٹر گاندھی کی صحت بسرعت تمام بحالی کی طرف ترقی کر رہی ہے - اور یقین کیا جاتا ہے - کہ مسٹر موصوف دو ہفتہ کے اندر اندر اپنے کمرہ میں اٹھکر چلنے کے قابل ہو جائینگے - اب وہ پھل اور دودھ کی غذا باقاعدہ اپنی پوری مقدار میں کھاتے ہیں ؛

لاہور ۲۴ جنوری بلدیہ لاہور کے محکمہ حفظان صحت کی رپورٹ مظہر ہے کہ ۲۴ گھنٹوں میں ۶ اشخاص مبتلائے مرض طاعون ہوئے - اور ۸ مرضائے طاعون فوت ہو گئے ؛

خوست میں حکومت افغانستان کو قبیلہ سنگرل کی شورش کا ہفت نفری بھرتی کے متعلق سامنا ہو رہا ہے - اس فرقہ نے رنگروٹ دینے سے انکار کر دیا - اسی قسم کی خبریں ملک کے دوسرے حصص سے آ رہی ہیں ؛

الہ آباد - ۲۷ جنوری کی خبر ہے - کہ ریلوے حادثہ جو ۱۵ اکتوبر کو گڈس اور پسینجر ٹرین کی ٹکر سے ہوا ہے - اور جس میں ۱۲ مسافر ہلاک اور ۳۰ مجروح ہوئے تھے - اس مقدمہ میں ڈپٹی مجسٹریٹ سہارنپور نے گارڈ رستم جی کو ۱۸ ماہ قید سخت - ۵ سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی ؛

لنڈن ۲۲ جنوری کی خبر ہے - کہ نئے وزیر ہند سر سڈنے آلور نے سٹیٹس مین کے ایک نمائندے سے ملاقات کے دوران میں کہا - کہ میں جمہوری ترقی کے ان اصولوں سے جن سے ہندوستان اور سلطنت کی قومی حفاظت مقصود ہے متفق ہوں - میں ہندوستان اور دیسی ہندوستانی اور یورپینوں کی جو ہندوستان کی خدمت کرتے ہیں - مشکلات کو اچھی طرح جانتا ہوں - مجھے یقین ہے - کہ ہندوستان مجھ میں اور اس نئی گورنمنٹ میں ایسے دوست پائیگا - جو کہ ہندوستان کے سچے دوستوں کی طرح امداد کرنے کے لئے بے قرار ہیں ؛

(با ہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا)